93935 ـ عورت كا گرم حمام (عام حمام) ميں جانے كا حكم

سوال

كيا ميری بيوی كے ليے رمضان المبارك ميں عام حمام (گھر سے باہر گرم حمام) ميں جانا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ گھر ميں حمام بہت چھوٹا ہے، اور ميری بيوی حاملہ بھی ہے اسے سردی لگنے كا ڈر رہتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس كے ليے گھر ميں موجود حمام ميں جانا اور پانی گرم كرنا ممكن ہے تو پھر اس كے ليے باہر عام گرم حمام ميں جانا جائز نہيں.

امام ترمذی ميں حديث ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو كوئی بھی اللہ تعالی اور يوم آخرت پرايمان ركھتا ہے اس كی بيوی حمام ميں داخل نہ ہو "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحيح ترمذی ميں حسن قرار ديا ہے.

حليلتہ يعنی اس كی بيوی.

ديكھيں: سنن ترمذی حديث نمبر (2801).

ترمذی رحمہ اللہ نے روايت كيا ہے كہ:

اہل حمص يا اہل شام كی عورتيں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كے پاس آئيں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمايا:

" كيا تم ہی وہ ہو جن كی عورتيں حمامات ميں جاتی ہيں ؟

ميں نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئےسنا ہے كہ:

" جو عورت بھی اپنا لباس اپنے خاوند كے گھر كے علاوہ كہيں اتارتی ہے تو اس نے اپنے اور اپنے پروردگار كے مابين ستر اور پردہ كو پھاڑ ديا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2803) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں ا سے صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر اسے گھر میں غسل کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے لیے عام حمام میں ضرورت کے لیے جانا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنے پردہ کا مکمل دھیان رکھے.

شیخ الاسلام کہتے ہیں:

" علماء کا کہنا ہے: جس طرح مردوں کے لیے اجازت ہے اسی طرح عورتوں کے لیے ضرورت کے وقت حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ نظریں نیچی ہوں، اور شرمگاہ اور عفت و عصمت کی حفاظت کی جائے، مثال کی طور پر عورت مریض ہو یا نفاس یا اس پر غسل جنابت ہو اور حمام کے بغیر کہیں اور غسل کرنا ممکن نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (15 / 380).

اور ایك دوسرے مقام پر کہتے ہیں:

" اور رہی عورت تو وہ وہاں - یعنی حمام میں - ضرورت کے لیے مکمل باپرد ہو کر داخل ہو سکتی ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 342).

واللہ اعلم .